ضمیمہ اشاعۃ السنۃ

نمبر ۱۱ جلد ۲

مشتہرہ ذی قعدہ سنہ ۹۶ نومبر سنہ ۷۹

استشہاد

بر رسالہ

اقتصاد فی مسائل الجہاد

جو عام رائے کا آئینہ ہے

نمبر ۹ جلد ۲ اشاعۃ السنۃ مین **جو مضمون** شایع ہوا ہے (جسکا حاصل یہ ہے کہ حسب منشاء احکام نمبر ۱۰۱ سے ۱۰۴ تک (منجملہ احکام سنت متعلقہ امور معاشرت مندرجہ اشاعۃ السنۃ) رعایا ریاست برطانیہ کو اس ریاست کی مخالفۃ و بغاوت حرام ہے بلکہ اگر کوئی اور مخالف اس ریاست کا مقابلہ کرے تو اُسکی مدد کرنی بھی انپر حرام ہے۔ اور اسپر چند احادیث صحیح بخاری و سنن ابی داؤد سے (جنسے امن و امان دیگر غدر کا حرام ہونا اور صرف امن جتا کر ایک جگہ مین رہنے یا ملکر سفر کرنے سے امن و عہد کا پانا جانا (گو زبان کوئی عہد و پیمان نہو) ثابت ہوتا ہے) استدلال بھی موجود ہے **وہ مضمون** ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد کا اصل اصول و رکن رکین ہے **اسپر** مین اشاعۃ السنۃ اور اس ضمیمہ کے عامہ ناظرین سے استشہاد چاہتا ہون اور اسبات کا خواستگار ہون کہ جو صاحب اس مضمون کو صحیح سمجھتے ہین وہ اس پرچہ پر اپنے دستخط و مواہیر ثبت فرماوین بلکہ اور دس بیس سو دو سو اہل اسلام سے جو انکے قرب و جوار مین رہتے ہون اور اس مضمون کو پسند کرتے ہون نیز دستخط کرا کے اصل پرچہ میرے پاس واپس بھیجین۔ اور جو صاحب اصل مسئلہ مین یا ہمارے بیان و استدلال کی صحۃ مین کچھ شک و اختلاف رکھتے ہون وہ اپنے شک و اختلاف کی وجہ سے بذریعہ خط ہمکو آگاہ کرین۔ ہم تقریراً یا تحریراً انکی تسلی کر دینگے اور انکی مخالفۃ سے کسی دوسرے کو مطلع نکرینگے۔ واللہ علی ما نقول وکیل۔ وکفی باللہ وکیلا۔ وکفی باللہ شہیدا **اس استشہاد** کو مین نے عام رائے کے معلوم کرنیکا آئینہ بنایا ہے۔ اور طبع و تشہیر رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد کو اسپر موقوف ٹھہرایا ہے۔ اس رسالہ کو مین نے شروع سنہ ۷۶ء مین تالیف کیا اور بہت سا وقت اور روپیہ خرچ کر کے ہندوستان کا ایک سفیر طویل کیا اور اکابر علماء ہندوستان کا اس رسالہ کے مضامین سے توافق رای حاصل کیا۔ پھر باوجود اس کوشش و مشقت کے اُس رسالہ کو اسوقت تک اس خوف سے شائع نکیا کہ مبادا عوام مسلمان جو حقیقت اسلام مسائل اسلام خصوصاً مسئلہ جہاد سے واقف نہین اس مسئلہ کو نیا سمجھکر وحشت مین نہ پڑین اور اسکی تکذیب کیطرف متوجہ نہو [illegible] وہ مقصود جو اس رسالہ کی تصنیف سے مدنظر تھا (یعنے اصلاح خیال عوام) حاصل نہو۔ جب ماہ ستمبر سنہ ۷۹ء مین وہ مضمون [illegible] اس رسالہ کا رکن رکین ہے شائع ہوا۔ اور کسی مسلمان سے وحشت ناک کلمہ اس کی نسبت

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

بلکہ بہت لوگون نے اسکو پسند کیا اور اس رسالہ کا مشتہر ہونا چاہا۔ اس سے مجھے یقین ہوگیا کہ وہ رسالہ (اقتصاد) باعث وحشت عامہ مسلمانان نہوگا **اس یقین** کی زیادہ کرنیکو مینے یہ استشہاد شائع کیا ہے جس سے اور بہت مسلمانان کا توافق راے میرا مدعا ہے۔ پس جو صاحب اس مضمون کو صحیح سمجھتے ہین علما ہون خواہ عوام جو اسکو خود پڑہ سکتے ہین یا دوسرے سے سنکر سمجھہ سکتے ہین۔ وہ اپنے توافق راے سے بذریعہ اپنی مہر یا دستخط کی مجھے اطلاع دین۔ اور اس شاہد دلربا (روحانی وایمانی) کو جو نا آشناؤن کے خوف سے عرصہ چار سال سے حجاب مین چھپا ہوا ہے مشتاقون کی انجمن مین جلوہ گر ہونے کی اجازت دین۔ اور جنکو ہنوز اس سے نا آشنائی ہے وہ بحکم المکتوب نصف الملاقات بذریعہ خط وکتابت اپنی شکوک کے حجاب اُٹھا کر اس سے آشنائی پیدا کرین۔ شائد وہ رسالہ جسمین وہ مضمون شائع ہوا ہے کسی صاحب کے نظر سے نگذرا ہو۔ اسلئے اسکو اس استشہاد مین بعینہ نقل کیا جاتا ہے۔ اور ناظرین کو اسپر رائے لگانے کا موقع دیا جاتا ہے

وھو ھذا

۱۰۱۔ اپنے عہد وامان کو ملحوظ رکھو۔ اپنی عہدی کے (گو وہ تمہارے مذہب کا مخالف اور کافر کیون نہو) جان ومال سے تعرض نکرو۔ بلکہ اگر کوئی اُن سے لڑے تو اسکو مارو اور اُن کافرونکو مدد دو (بخاری ص۴۲۹ جلد ۲)

۱۰۲ تمہارے مخالفون کیطرف سے کوئی پیغام لیکر آوے تو اُسکو نہ قید کرو اور نہ مار ڈالو (ابوداؤد) ص۲۳ و ۲۴ جلد ۲

(۱۰۳) بلکہ خلعت دیکر رخصت کرو (بخاری ص۴۲۹)

۱۰۴ اگر کسی سے تمہارا زبانی یا تحریری عہد وپیمان کچھہ نہو فقط ایک جگہہ باہم رہنے کا یا ایک راستہ ملکر چلنے کا اتفاق ہو اور ایک دوسرے کیطرف سے امن کے خیال مین ہو تو یہ صورت بھی عہد کے حکم مین داخل ہے۔ اور ایسے عہد والے کی جان ومال سے بھی تعرض کرنا غدر وحرام ہے۔ صحیح بخاری ص۳۷۹ سنن ابوداؤد ص۲۵ جلد ۲

مولف کہتا ہے صحیح بخاری مین مسور وغیرہ سے مروی ہے کہ عروہ بن مسعود (مشرکین مکہ کے وکیل) نے مغیرہ بن شعبہ صحابی کو آنحضرت کے سامنے کہا۔ اے غادر۔ کیا مینے تیرے غدر وفساد کی اصلاح مین کوشش نہین کی اسکے اس کہنے کی وجہ یہ تھی کہ مغیرہ بن شعبہ اسلام سے پہلے ایک قوم کے ساتھ ہوکر چلا۔ راستہ مین انکو قتل کیا اور مال لوٹ لیا پھر آنحضرت کے پاس آکر مسلمان ہوگیا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تیرا اسلام تو ہمنے منظور کیا ولیکن اس مال سے ہمکو کچھہ تعلق نہین ہے۔ ابوداؤد کی حدیث مین ہے یہ اسلئے کہ یہ مال غدر ہے قسطلانی نے شرح بخاری مین اسکی تفصیل وغدر ہونیکی وجہ بیان کی ہے کہ مغیرہ بن شعبہ بنی مالک مین سے تیرہ ۱۳ آدمیون کے ساتھ مصر مین مقوقس (بادشاہ یا امیر مصر کا نام ہے) کے پاس گیا۔ مقوقس نے ان لوگونکی خاطر کی اور مغیرہ کی نکی مغیرہ کو اس سے حسد پیدا ہوا اسنے راستہ مین سبکو شراب پلاکر بیہوش ہونیکے بعد قتل کردیا اور انکا مال لیکر آنحضرت کے پاس آکر اسلام قبول کیا۔ جب بنی مالک کو اسکی خبر پہنچی تو وہ لڑائی کو مستعد ہوئے۔ تب عروہ بن مسعود مذکور نے تیرہ ۱۳ آدمی کا خونبہاے دیکر لڑائی تھامی۔ اور آپ نے مغیرہ کو یہ بات فرمائی کہ یہ مال غدر ہے۔ مین اسکو لے نہین سکتا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جب کوئی کسیکے ساتھ ہوکر چلتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

تو گویا ایک دوسرے کو امن دیتا ہے پہر ایک کو دوسرے کے جان و مال سے تعرض کرنا غدر ہے - اور غدر (کافر کے ساتھ کیون نہو) حرام ہے انتہی - یہ حدیث ہمارے رسالہ **الاقتصاد فی مسائل الجہاد** (جسکا ذکر ہم اشاعۃ السنۃ نمبر ششم کے ضمیمہ مین کر چکے ہین) کی رکن رکین ہے -

اس حدیث کے فتوے سے ہم گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت و بغاوت کو (ان لوگونکے حق مین جو اُنکے ظل حمایت مین با امن و امان آباد ہین اور انکی طرف سے شعار مذہبی کے اداے کرنے مین خود مختار و آزاد) حرام جانتے ہین اور اس گورنمنٹ کے مخالفونکو مدد دینا ناجائز سمجھتے ہین - مین پہلے بھی کہہ چکا ہون اور اب دوبارہ کہتا ہون کہ اسبات کا اظہار مین اپنا مذہبی فرض سمجھتا ہون اس سے کوئی غرض دنیاوی مدنظر نہین رکھتا -

میرے احباب و آشنا سب جانتے ہین کہ مجھے اس گورنمنٹ سے عام مسلمانان رعایا سے علاوہ کچھ خاص تعلق نہین ہے - نہ مین گورنمنٹ کا ملازم ہون نہ پنشن خوار نہ جاگیردار نہ کسی کمیٹی کا ممبر نہ کسی مجلس کا رکن و مشیر نہ کسی حاکم وقت کا ملاقاتی نہ کسیکا صحبتی - آجتک کسی سے کسی نوع کی منفعت ذاتی نہین اُٹھائی - اور آئندہ تحصیل منفعت و تقرب حکام وقت کی نیت نہین رکہی - باایںہمہ ان باتونکو مین ظاہر کرتا ہون تو اس سے بجز ادائے اپنے فرض مذہبی کے و خیر خواہی و برارت مسلمان بہائیون کے اور کچھ مقصود نہین رکھتا آگے معاملہ خدا سے ہے لوگ جو چاہین سمجھین - اور میری ان باتونکو جس غرض پر چاہین محمول کرین -

(اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۲ صفحہ ۳۷۳ - ۳۷۵ و صفحہ ۳۷۶)

راقم ابو سعید محمد حسین لاہوری